تقریر بابت اخلاقیات
وقت 5-7 منٹ

تقریر

آنکھ کا زنا

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

قُلۡ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَغُضُّوۡا مِنۡ اَبۡصَارِہِمۡ وَیَحۡفَظُوۡا فُرُوۡجَہُمۡ ؕ ذٰلِکَ اَزۡکٰی لَہُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیۡرٌۢ بِمَا یَصۡنَعُوۡنَ (النور:31)

یعنی مومنوں کو کہہ دے کہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں۔ یہ بات ان کے لئے زیادہ پاکیزگی کا موجب ہے۔ یقیناً اللہ، جو وہ کرتے ہیں، اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

تم دیکھ کر بھی بد کو بچو بدگمان سے
ڈرتے رہو عقاب خدائے جہان سے
شائد تمہاری آنکھ ہی کر جائے کچھ خطا
شائد وہ بد نہ ہو جو تمہیں ہے وہ بدنما

معزز سامعین! اسلام نے زنا بارے جو تعلیم دی ہے۔ اُس میں فروج (شرم گاہوں) کی حفاظت کے ساتھ آنکھوں کو نیچا رکھنے کی بھی تعلیم ملتی ہے۔ جیسا کہ تقریر کے آغاز میں پڑھی جانے والی آیت سے عیاں ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”آنکھوں کا زنا، نظر ڈالنا ہے“ (صحیح بخاری:6243)۔ اس کی تفصیل اس حدیث سے ملتی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے ابنِ آدم کے لیے جو اس کا حصہ زنا سے ہے، لکھ دیا ہے جس کو وہ ضرور پالے گا۔ **آنکھ کا زنا نظر ہے** اور زبان کا زنا بولنا ہے اور نفس بھی آرزو کرتا ہے اور خواہش رکھتا ہے اور شرمگاہ ان سب کو سچا کرتی ہے یا جھٹلاتی ہے۔

(بخاری کتاب الاستئذان باب زِنَا الْجَوَارِحِ دُونَ الْفَرْجِ)

آج مجھے ”آنکھوں کا زنا، نظر ڈالنا ہے“ پر گفتگو کرنی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فروج کے زنا کے علاوہ بعض انسانی اَعضاء کے زنا کا ذکر بھی فرمایا ہے۔ جس میں زبان کا زنا، کان کا زنا، ہاتھ کا زنا، پاؤں کا زنا اور دل کا زنا شامل ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

”قرآن شریف نے جو کہ انسان کی فطرت کے تقاضوں اور کمزوریوں کو مدنظر رکھ کر حسب حال تعلیم دیتا ہے کیا عمدہ مسلک اختیار کیا ہے۔ قُلۡ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَغُضُّوۡا مِنۡ اَبۡصَارِہِمۡ وَیَحۡفَظُوۡا فُرُوۡجَہُمۡ ؕ ذٰلِکَ اَزۡکٰی لَہُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیۡرٌۢ بِمَا یَصۡنَعُوۡنَ (النور:31) کہ تُو ایمان والوں کو کہہ دے کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں اور اپنے سوراخوں کی حفاظت کریں۔ یہ وہ عمل ہے جس سے ان کے نفوس کا تزکیہ ہو گا۔ فروج سے مراد صرف شرمگاہ ہی نہیں بلکہ ہر ایک سوراخ جس میں کان وغیرہ بھی شامل ہیں اور ان میں اس امر کی مخالفت کی گئی ہے کہ غیر محرم عورت کا راگ وغیرہ سنا جاوے۔ پھر یاد رکھو کہ ہزار در ہزار تجارب سے یہ بات ثابت شدہ ہے کہ جن باتوں سے اللہ تعالیٰ روکتا ہے آخر کار انسان کو ان سے رکنا ہی پڑتا ہے۔“

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 135)

زنا کی اقسام سے متعلقہ اُمور جن کا ذکر ہم اوپر کر آئے ہیں۔ یہ سب موضوع الگ الگ سے ”مشاہدات“ کے پلیٹ فارم سے زیر بحث لائیں جائیں گے۔ ان شاء اللہ۔ لیکن آج آنکھوں کے زنا پر بات ہو گی۔ آنکھوں کا زنا دونوں مرد اور عورت سے تعلق رکھتا ہے اِسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے غضِّ بصر کا حکم دونوں مرد اور عورت کو دیا ہے۔ کسی غیر خاتون پر ارادی طور پر نگاہ ڈالنا، اُس کی طرف گھور گھور کر محبت اور پیار کی نظر سے دیکھنا زنا شمار ہوتا ہے۔ آج کل ٹی وی اور سوشل میڈیا پر گندی، لچر اور ننگی فلمیں دیکھنا بے حیائی اور زنا میں آتا ہے۔

سامعین! حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فضل (بن عباس) ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سواری میں آپ کے پیچھے سوار تھے تو خَثْعَمْ قبیلہ کی ایک عورت آئی۔ فضل اُسے دیکھنے لگ پڑے اور وہ فضل کو دیکھنے لگ گئی۔ تواس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل کا چہرہ دوسری طرف موڑدیا۔

(بخاری کتاب الحج باب وجوب الحج وفضله)

حضرت ابوامامہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی مسلمان کی کسی عورت کی خوبصورتی پر نگاہ پڑتی ہے اور وہ غَضِّ بصر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے ایسی عبادت کی توفیق دیتا ہے جس کی حلاوت وہ محسوس کرتا ہے۔

(مسند أحمد مسند باقی الانصار باب حديث أبي أمامة الباهلي الصدی بن عجلان)

ابوریحانہؓ روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ایک رات انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''آگ اس آنکھ پر حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیدار رہی اور آگ اس آنکھ پر حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے آنسو بہاتی ہے''۔ پھر اس روایت میں یہ بھی ہے کہ آگ اس آنکھ پر بھی حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء کو دیکھنے کی بجائے جھک جاتی ہے اور اس آنکھ پر بھی حرام ہے جو اللہ عزّوجل کی راہ میں پھوڑ دی گئی ہو۔

(سنن دارمی، کتاب الجهاد، باب في الذي يسهر في سبيل الله حارساً)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایک خوبصورت سانچے میں ڈھال کر مختلف نعمتوں سے اس کو مزیّن کیا ہے، ان نعمتوں میں ایک اہم ترین آنکھوں کی نعمت ہے، اسی آنکھ سے دنیا کی رنگینی، اس کی لطافت اور ہر چیز کا حسن وجمال دیکھا جاتا ہے اور جو ان آنکھوں سے محروم ہو جائے پوری دنیا اس کے سامنے تاریک ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ البلد آیت نمبر 9 میں فرماتا ہے کہ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ یعنی کیا ہم نے اُس کے لئے دو آنکھیں نہیں بنائیں؟ جب اللہ نے آنکھ جیسی عظیم نعمت دی ہے تو اس کے کچھ حقوق بھی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا (صحيح البخاري: 1874، صحيح مسلم: 1159) یعنی تمہارے اوپر آنکھوں کے حقوق ہیں۔ ان حقوق میں سے ایک حق یہ ہے کہ اپنی آنکھوں کو شہوتوں اور فحش کاموں سے بچائیں، ان بیش قیمت آنکھوں سے صرف جائز چیزوں کو دیکھیں اور راہ چلتے آنکھوں کا حق یہ ہے کہ نگاہ نیچی کر کے چلیں۔

آنکھوں کا زنا جیسا کہ ہم اوپر سن آئے ہیں۔ یہ ہے کہ مرد کسی عورت یا عورت مرد کو بد نگاہی سے، شہوت کی نظر سے دیکھے، یا خط وخال کا جائزہ لیا جارہا ہو۔ آنکھوں اور ہاتھوں وغیرہ کا زنا اصل زنا کے ابتدائی مقدمات ہیں چوں کہ وہ زنا کی طرف لے جاتے ہیں اس لیے انہیں بھی زنا کہا گیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''سب سے پہلے تو مَردوں کو حکم ہے کہ غَضِّ بصر سے کام لیں۔ یعنی اپنی آنکھ کو اس چیز کو دیکھنے سے روکے رکھیں جس کا دیکھنا منع ہے۔ یعنی بلاوجہ نامحرم عورتوں کو نہ دیکھیں۔ جب بھی نظر اٹھا کر پھریں گے تو پھر تجسّس میں آنکھیں پیچھا کرتی چلی جاتی ہیں اس لئے قرآن شریف کا حکم ہے کہ نظریں جھکا کے چلو۔ اسی بیماری سے بچنے کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نیم وا آنکھوں سے چلو۔ یعنی اَدھ کھلی آنکھوں سے، راستوں پر پوری آنکھیں پھاڑ کر نہ چلو۔ بند بھی نہ ہوں کہ ایک دوسرے کو ٹکریں مارتے پھرو۔ لیکن اتنی کھلی ہوں کہ کسی بھی قسم کا تجسّس ظاہر نہ ہوتا ہو کہ جس چیز پر ایک دفعہ نظر پڑ جائے پھر اس کو دیکھتے ہی چلے جانا ہے... علامہ طبری کا جو بیان ہے وہ پیش کرتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ غَضِّ بصر سے مراد اپنی نظر کو ہر اس چیز سے روکنا ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے۔'' (تفسیر الطبری جلد 18 صفحہ 116-117) تو مَردوں کے لئے تو پہلے ہی حکم ہے کہ اپنی نظریں نیچی رکھو۔ اور اگر مرد اپنی نظریں نیچی رکھیں گے تو بہت سی برائیوں کا تو یہیں خاتمہ ہو جاتا ہے۔

'' (خطبہ جمعہ فرمودہ 30؍ جنوری 2004ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اسلام نے شرائط پابندی ہر دو عورتوں اور مردوں کے واسطے لازم کئے ہیں۔ پردہ کرنے کا حکم جیسا کہ عورتوں کو ہے مردوں کو بھی ویسا ہی تاکیدی حکم ہے۔ غضِّ بصر کا۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، حلال و حرام کا امتیاز، خدا تعالیٰ کے احکام کے مقابلہ میں اپنی عادات رسم ورواج کو ترک کرنا وغیرہ وغیرہ ایسی پابندیاں ہیں جن سے اسلام کا دروازہ نہایت ہی تنگ ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہر ایک شخص اس دروازے میں داخل نہیں ہو سکتا۔"

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 614)

مومن عورتوں کے لئے بھی حکم ہے کہ غَضِّ بصر سے کام لیں اور آنکھیں نیچی رکھا کریں۔ اگر عورت اونچی نظر کر کے چلے گی تو ایسے مرد جن کے دلوں پر شیطان نے قبضہ کیا ہوا ہے وہ تو پھر ان عورتوں کے لئے مشکلات ہی پیدا کرتے رہیں گے۔ تو ہر عورت کو چاہئے کہ اپنے آپ کو اور اپنے خاندان کو بدنامی سے بچانے کے لئے، اللہ تعالیٰ کے غَضِّ بصر کے حکم پر عمل کریں تا کہ کسی بھی قسم کی بدنامی نہ ہو۔ کیونکہ اس قسم کے مرد جن کے دلوں میں کجی ہو، شرارت ہو، بُری نظر ہو تو وہ بعض دفعہ ذرا سی بات کا بتنگڑ بنا لیتے ہیں اور باہر جا کر دوستوں میں بیٹھ کر غلط قسم کی باتیں کرتے ہیں۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: لا تُتبعِ النَّظرۃَ النَّظرۃَ، فإِنَّ لَکَ الاولی ولیسَت لَکَ الآخرَۃُ (ابوداؤد: 2149) یعنی ایک نظر کے بعد نظر نہ اٹھاؤ کیونکہ تمہارے لئے پہلی نظر معاف ہے اور دوسری معاف نہیں ہے۔

اَور یہ بھی لکھا ہے کہ خیانت والی نظر پہلے وسوسہ پیدا کرتی ہے۔ وسوسہ، فکر کو وجود بخشتا ہے۔ فکر شہوت کو اُبھارتی ہے۔ شہوت ارادہ کو جنم دیتی ہے ارادہ قوی ہو کر عزیمت میں تبدیل ہو جاتا ہے اور عزیمت میں جب مزید پختگی آتی ہے تو غلط فعل واقع ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آنکھوں کو دل کا آئینہ بنایا ہے۔ جب آدمی اپنی آنکھوں کو غلط کاموں سے جھکا لیتا ہے تو اس کا دل یقیناً شہوت اور تکمیل ارادہ کی طرف مائل نہیں ہوتا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "تم زنا کے قریب بھی نہ جاؤ کیونکہ یہ بے حیائی اور بُرا راستہ ہے۔" یہ حکم دیا کہ جو طَور طریقے زنا کا سبب بنتے ہیں ان سے بھی اپنے آپ کو بچاؤ مثلاً: بُری نظر ڈالنا، حُسن پرستی، آرائشِ حُسن، عُریاں منظر کشی، بے پردگی وغیرہ۔

ہمیں آئزک نیوٹن کی حرکت کے ایک قانون کا علم ہے کہ عمل اور ردِّ عمل آپس میں برابر لیکن مخالف سَمت میں ہوتے ہیں یعنی اگر ہم ایک گیند کو زمین پر زور سے ماریں گے تو وہ مخالف سمت میں اسی زور سے اوپر کی جانب جائے گی۔ ایسے ہی اگر انسان اپنے نفس کو بُرے تقاضوں، بُری خواہشات سے جس قدر زور سے دبائے گا اُسی قدر وہ اللہ کی رضا کی طرف جائے گا۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ سوشل میڈیا کے زمانے میں آنکھوں سے جتنے گناہ آج سرزد ہوتے ہیں اتنے پورے جسم سے نہیں ہوتے ہوں گے۔ آج کل بڑے بڑے اشتہاری بورڈ کے ذریعہ سے، ٹی وی پر اشتہارات کے ذریعہ سے، انٹرنیٹ پر اشتہارات کے ذریعہ، اخباروں کے ذریعہ ایسے ایسے اشتہار دیئے جاتے ہیں کہ شریف آدمی کی نظر اس پر پڑ جاتی تو شرم سے نظر جھک جاتی ہے۔ یہ سب کچھ روشن خیالی کے نام پر ہوتا ہے۔ آج کل جو ٹی وی ہے۔ اُس میں کوئی ایسا پروگرام نہیں، کوئی ایسا اشتہار نہیں جس میں عورت سج دھج کے نہ آئی ہو۔ بعض چینلز ہیں، بعض انٹرنیٹ پر آتے ہیں یہ سب ایسی چیزیں ہیں جو ان بُرائیوں کی طرف لے جانے والی ہیں۔ نظر کا بھی ایک زنا ہے، اُس سے بھی بچنا چاہئے۔ ہر ایسی چیز جو بُرائیوں کی طرف لے جانے والی ہے فرمایا کہ اُس سے بچ کر رہنے کا حکم ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے اجتماع میں فرمایا کہ

" اپنی عفّت وحیا کو قائم رکھنا صرف ایک عورت ہی کا کام نہیں ہے بلکہ مَردوں پر بھی فرض ہے۔ اپنی عفّت کی حفاظت کرنے کا صرف یہ مطلب نہیں کہ ایک شخص شادی شدہ زندگی سے باہر ناجائز جنسی تعلقات سے بچتا رہے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں اس کا یہ مطلب سکھایا ہے کہ ایک مومن ہمیشہ اپنی آنکھیں اوراپنے کان ہر اُس چیز سے پاک رکھے جو نامناسب ہے اور اخلاقی طور پر بُری ہے۔ جیسا کہ مَیں نے بیان کیا ہے ایک چیز جو انتہائی بیہودہ ہے وہ پورنوگرافی (pornography) ہے۔ اسے دیکھنا اپنی آنکھوں اور کانوں کی عفّت اور پاکیزگی کو کھو دینے کے مترادف ہے۔"

پھر ایک خطبہ جمعہ میں حضور انور فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان فواحش کے قریب بھی نہ جاؤ۔ یعنی ایسی تمام باتیں جو فحشاء کی طرف مائل کرتی ہیں اُن سے رُکو۔ اس زمانے میں تو اس کے مختلف قسم کے ذریعے نکل آئے ہیں۔ اس زمانے میں انٹرنیٹ ہے، اس پر بیہودہ فلمیں آجاتی ہیں، ویب سائٹس پر، ٹی وی پر بیہودہ فلمیں ہیں، بیہودہ اور لغو قسم کے رسالے ہیں، ان بیہودہ رسالوں کے بارے میں جو پورنوگرافی pornography وغیرہ کہلاتے ہیں اب یہاں بھی آواز اُٹھنے لگ گئی ہے کہ ایسے رسالوں کو سٹالوں اور دکانوں پر کھلے عام

نہ رکھا جائے کیونکہ بچوں کے اخلاق پر بھی بُرا اثر پڑ رہا ہے۔ ان کو تو آج یہ خیال آیا ہے لیکن قرآنِ کریم نے چودہ سو سال پہلے یہ حکم دیا کہ یہ سب بے حیائیاں ہیں، ان کے قریب بھی نہ پھٹکو۔ یہ تمہیں بے حیا بنا دیں گی۔ تمہیں خدا سے دُور کر دیں گی، دین سے دُور کر دیں گی بلکہ قانون توڑنے والا بھی بنا دیں گی۔ اسلام صرف ظاہری بے حیائیوں سے نہیں روکتا بلکہ چھپی ہوئی بے حیائیوں سے بھی روکتا ہے۔ اور پردے کا جو حکم ہے وہ بھی اسی لئے ہے کہ پردے اور حیادار لباس کی وجہ سے ایک کھلے عام تعلق اور بے تکلفی میں جو لڑکے اور لڑکی میں پیدا ہو جاتی ہے، ایک روک پیدا ہو گی۔ اسلام بائبل کی طرح یہ نہیں کہتا کہ تم عورت کو بری نظر سے نہ دیکھو بلکہ کہتا ہے کہ نظریں پڑیں گی تو قربت بھی ہو گی اور پھر بے حیائی بھی پیدا ہو گی۔ ...پس یہ قرآنِ کریم کے حکم کی خوبصورتی ہے کہ یہ نہیں کہ نظر اُٹھا کے نہیں دیکھنا، اور نہ نظریں ملانی ہیں بلکہ نظروں کو ہمیشہ نیچے رکھنا ہے اور یہ حکم مرد اور عورت دونوں کو ہے کہ اپنی نظریں نیچی رکھو۔ اور پھر جب نظریں نیچی ہوں گی تو پھر ظاہر ہے یہ نتیجہ بھی نکلے گا کہ جو آزادانہ میل جول ہے اُس میں بھی روک پیدا ہو گی۔ پھر یہ بھی ہے کہ فحشاء کو نہیں دیکھنا، تو جو بیہودہ اور لغو اور فحش فلمیں ہیں، جو وہ دیکھتے ہیں اُن سے بھی روک پیدا ہو گی۔ پھر یہ بھی ہے کہ ایسے لوگوں میں نہیں اُٹھنا بیٹھنا جو آزادی کے نام پر اس قسم کی باتوں میں دلچسپی رکھتے ہیں اور اپنے قصے اور کہانیاں سناتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس طرف راغب کر رہے ہوتے ہیں۔ نہ ہی سکائپ (skype) اور فیس بُک (facebook) وغیرہ پر مرد اور عورت نے ایک دوسرے سے بات چیت کرنی ہے، ایک دوسرے کی شکلیں دیکھنی ہیں، نہ ہی ان چیزوں کو ایک دوسرے سے تعلقات کا ذریعہ بنانا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سب ظاہر یا چھپی ہوئی فحشاء ہیں جن کا نتیجہ یہ ہو گا کہ تم اپنے جذبات کی رَو میں زیادہ بہہ جاؤ گے، تمہاری عقل اور سوچ ختم ہو جائے گی اور انجام کار اللہ تعالیٰ کے حکم کو توڑ کر اُس کی ناراضگی کا موجب بن جاؤ گے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 2۔ اگست 2013ء بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

"زنا کے قریب مت جاؤ یعنی ایسی تقریبوں سے دور رہو جن سے یہ خیال بھی دل میں پیدا ہو سکتا ہو اور ان راہوں کو اختیار نہ کرو جن سے اس گناہ کے وقوع کا اندیشہ ہو۔ جو زنا کرتا ہے وہ بدی کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے۔ زنا کی راہ بہت بُری ہے یعنی منزل مقصود سے روکتی ہے اور تمہاری آخری منزل کے لیے سخت خطرناک ہے اور جس کو نکاح میسّر نہ آوے۔ چاہئے کہ وہ اپنی عفّت کو دوسرے طریقوں سے بچاوے۔ مثلاً روزہ رکھے یا کم کھاوے یا اپنی طاقتوں سے تن آزار کام لے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 342)

آپ علیہ السلام نے فرمایا:

"اس جگہ ہم بڑے دعویٰ کے ساتھ کہتے ہیں کہ یہ اعلیٰ تعلیم ان سب تدبیروں کے ساتھ جو قرآن شریف نے بیان فرمائی ہیں صرف اسلام ہی سے خاص ہے اور اس جگہ ایک نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے اور وہ یہ ہے کہ چونکہ انسان کی وہ طبعی حالت جو شہوات کا منبع ہے جس سے انسان بغیر کسی کامل تغیّر کے الگ نہیں ہو سکتا یہی ہے کہ اس کے جذبات شہوت محل اور موقع پا کر جوش مارنے سے رہ نہیں سکتے۔ یا یوں کہو کہ سخت خطرہ میں پڑ جاتے ہیں۔ اس لیے خدائے تعالیٰ نے ہمیں یہ تعلیم نہیں دی کہ ہم نامحرم عورتوں کو بلا تکلّف دیکھ تو لیا کریں اور ان کی تمام زینتوں پر نظر ڈال لیں اور ان کے تمام انداز ناچنا وغیرہ مشاہدہ کر لیں لیکن پاک نظر سے دیکھیں اور نہ یہ تعلیم ہمیں دی ہے کہ ہم ان بیگانہ جوان عورتوں کا گانا بجانا سن لیں اور ان کے حُسن کے قصّے بھی سنا کریں لیکن پاک خیال سے سنیں بلکہ ہمیں تاکید ہے کہ ہم نامحرم عورتوں کو اور ان کی زینت کی جگہ کو ہرگز نہ دیکھیں۔ نہ پاک نظر سے اور نہ ناپاک نظر سے۔ اور ان کی خوش الحانی کی آوازیں اور ان کے حُسن کے قصّے نہ سنیں۔ نہ پاک خیال سے اور نہ ناپاک خیال سے۔ بلکہ ہمیں چاہئے کہ ان کے سننے اور دیکھنے سے نفرت رکھیں جیسا کہ مُردار سے تا ٹھوکر نہ کھاویں۔ کیونکہ ضرور ہے کہ بے قیدی کی نظروں سے کسی وقت ٹھوکریں پیش آویں۔ سو چونکہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہماری آنکھیں اور دل اور ہمارے خطرات سب پاک رہیں اس لیے اس نے یہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم فرمائی۔ اس میں کیا شک ہے کہ بے قیدی ٹھوکر کا موجب ہو جاتی ہے۔ اگر ہم ایک بھوکے کتّے کے آگے نرم نرم روٹیاں رکھ دیں اور پھر ہم امید رکھیں کہ اس کتّے کے دل میں خیال تک ان روٹیوں کا نہ آوے تو ہم اپنے اس خیال میں غلطی پر ہیں۔ سو خدائے تعالیٰ نے چاہا کہ نفسانی قویٰ کو پوشیدہ کارروائیوں کا موقع بھی نہ ملے اور ایسی کوئی بھی تقریب پیش نہ آئے جس سے بدخطرات جنبش کر سکیں۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 343-344)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ
"مومن کو نہیں چاہئے کہ دریدہ دہن بنے یا بے محابا اپنی آنکھ کو ہر طرف اٹھائے پھرے، بلکہ یَغُضُّوۡا مِنۡ اَبۡصَارِ ھِمۡ (النور:31) پر عمل کرکے نظر کو نیچی رکھنا چاہئے اور بد نظری کے اسباب سے بچنا چاہئے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 533، ایڈیشن 1988ء)

پھر آپ علیہ السلام ایک اور جگہ فرماتے ہیں:
"ہر ایک پرہیز گار جو اپنے دل کو پاک رکھنا چاہتا ہے اس کو نہیں چاہئے کہ حیوانوں کی طرح جس طرف چاہے بے محابا نظر اُٹھا کر دیکھ لیا کرے بلکہ اس کے لئے اس تمدّنی زندگی میں غَضِّ بصر کی عادت ڈالنا ضروری ہے اور یہ وہ مبارک عادت ہے جس سے اس کی یہ طبعی حالت ایک بھاری خُلق کے رنگ میں آجائے گی۔"
(تفسیر جلد ششم جلد سوم صفحہ 94)

آپؑ فرماتے ہیں:
"ایماندار عورتوں کو کہہ دے کہ وہ بھی اپنی آنکھوں کو نامحرم مَردوں کے دیکھنے سے بچائیں اور اپنے کانوں کو بھی نامحرموں سے بچائیں یعنی ان کی پُرشہوت آوازیں نہ سنیں اور اپنے سِتر کی جگہ کو پردہ میں رکھیں اور اپنی زینت کے اعضاء کو کسی غیر محرم پر نہ کھولیں اور اپنی اوڑھنی کو اس طرح سر پر لیں کہ گریبان سے ہو کر سر پر آجائے یعنی گریبان اور دونوں کان اور سر اور کنپٹیاں سب چادر کے پردہ میں رہیں اور اپنے پیروں کو زمین پر ناچنے والوں کی طرح نہ ماریں۔ یہ وہ تدبیر ہے کہ جس سے پابندی ٹھوکر سے بچا سکتی ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 341-342)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
" اللہ تعالیٰ نے آنکھیں دی ہیں تاکہ قرآن شریف پڑھیں، نیک لوگوں کی زیارت کریں۔ زبان دی تا اس کا ذکر کریں۔ مگر لوگ ایسے فضلوں کا انکار کرکے جہنم میں چلے جاتے ہیں۔"

(ارشادات نور جلد دوم صفحہ 388)

پھر آپؓ نے تمام زناؤں کا احاطہ کیا خوب کیا ہے۔ فرماتے ہیں:
" ... دنیا میں جو بدی، بدکاری، شرارت، اللہ کی نافرمانی ہے یہ سب گناہ پہلے ادنیٰ سیڑھی سے شروع ہوتے ہیں پھر وہ اس میں ترقی کرتا جاتا ہے اس کی آخری حالت کبیرہ ہے۔ مثال یہ ہے کہ کسی نے ایک عورت کو بد نظری سے ایک دفعہ دیکھا پھر مکرّر، سہ کرّر دیکھا۔ پھر کسی دوست سے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ پہلے آنکھ کا گناہ تھا اب زبان کا ہو گیا، جواب سننے سے کان کا ہو گیا۔ پھر پوچھتا ہے کہ یہ کس طرح ملتی ہے؟ وہ کوئی عورت بتائے گا۔ پھر ادھر چلے گا یہ پاؤں کا گناہ ہو گیا۔ اس کو ماں بہن بنا کر روپے رکھے گا۔ اب ہاتھ کا اور مال کا گناہ ہو گیا۔ اسی طرح بڑھتا جاوے گا۔ اگر اب یہ کامیاب ہو گا اور بدکاری کے لیے تیار ہو گیا تو پھر اس کے آخری فیصلہ کا وقت ہے یہ آخری فیصلہ کبیرہ ہو گا۔ اگر اللہ کریم اُس پر رحم کرے اور وہ خدا کا خوف کرکے قبل از ارتکاب ہٹ جاوے تو وہ جو ابتدائی کام کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نُکَفِّرۡ عَنۡکُمۡ سَیِّاٰتِکُمۡ (النساء:32) وہ ہم معاف کر دیں گے۔ اس دعوے کی دلیل میں ایک واقعہ حدیث میں مذکور ہے کہ ایک شخص اپنی چچازاد ہمشیرہ پر عاشق ہو گیا تھا اور سو پونڈ اس کو دیئے۔ جب بدی پر تیار ہوئے تو عورت نے کہا کہ اگر تم اب رب سے ڈر جاؤ تو ہم بدی سے بچ سکتے ہیں۔ چنانچہ وہ باز رہے اور اللہ نے ان کے پچھلے ابتدائی گناہوں سے درگزر فرمایا۔ اب اس طرح سے وہ کبیرہ صغیرہ کا جھگڑا ہی نہ رہا۔"

(ارشادت نور جلد سوم صفحہ 389)

پھر فرمایا:
" دوسرے وہ اعضاء ہیں جن پر انسان کا دخل اور تصرّف ہوتا ہے اور ان کے فعل کے ارتکاب یا ترک پر وہ قدرت اور استطاعت رکھتا ہے مثلاً زبان کہ اس میں ایک قوت تو چکھنے کی ہے جس سے مزہ کی تمیز کرتی ہے کہ کھٹا ہے یا میٹھا، نمکین ہے کہ پھیکا۔ یہ اُس کی ایسی قوت ہے کہ انسان کا اُس پر تصرّف نہیں ہے جو مزا شئے کا ہو گا تندرست زبان وہی محسوس کرے گی مگر زبان سے بولنا یہ اُس کی ایک اور قوت ہے جس پر انسان قدرت رکھتا ہے خواہ بولے یا نہ بولے۔ ایک امر واقعہ کے خلاف بیان

کرے یا اس کے مواقف ہے۔ اسی طرح آنکھ ہے کہ اس میں جو قوت بینائی ہے اس پر انسان کا تصرّف نہیں ہے مگر کہاں کہاں نظر کو ڈالے اور کہاں کہاں نہ ڈالے یا ایک دفعہ ڈالے مگر دوسری دفعہ نہ ڈالے اس پر انسان کا تصرّف ہے نہ اس لئے ایسے امور میں جن میں انسان کا تصرّف ثابت ہے احکام بتلائے ہیں کہ انسان ان کی خلاف ورزی نہ کرے۔"

(حقائق الفرقان جلد 1 صفحہ 76)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

"قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں ہر انسان جو اعمال بجالاتا ہے خواہ اچھے ہوں یا بُرے وہ اُس کے ہاتھوں اور پاؤں وغیرہ پر نقش ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اس کے کان اور اس کی آنکھیں اور اس کی زبان اور اس کا چمڑا گواہی دیں گے کہ وہ دنیا میں کیا کچھ کرتا رہا ہے گویا وہاں اعمال کا ریکارڈ کاغذوں کی بجائے کانوں اور آنکھوں اور زبانوں پر کیا جاتا ہے اور ہاتھوں اور پاؤں کو گواہ بنایا جاتا ہے اور ان ساری مسَلوں کا اسے جواب دینا پڑے گا۔"

(خطبات محمود جلد 37 صفحہ 414)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم اےؓ نے اپنے صاحبزادے مرزا مظفر احمد صاحب کو تعلیم کے لیے انگلستان روانہ ہوتے وقت ایک خط میں کچھ ہدایات دیں تھیں جن میں سے ایک یہ بھی تھی کہ:

" ایک بات جو مَیں لکھنا چاہتا تھا۔ مگر وہ لکھنے سے رہ گئی ہے وہ وہاں کی عورتوں کے متعلق ہے۔ ولایت میں علاوہ اس کے کہ عورت بالکل بے پردا اور نہایت آزاد ہے آبادی کے لحاظ سے اس کی کثرت بھی ہے جس کی وجہ سے مردوں کو باوجود کوشش کے ان کے ساتھ ملنا پڑتا ہے۔ اور اسی اختلاط کے بعض اوقات خراب نتائج نکلتے ہیں۔ مَیں عورت ذات کا مخالف نہیں ہوں۔ عورت اللہ تعالیٰ کی ایک نہایت مفید اور بابرکت مخلوق ہے اور مرد کے واسطے رفاقت حیات اور اولاد کی تربیت کے نقطہ نگاہ سے عورت کا وجود ایک نہایت قابلِ قدر وجود ہے مگر غیر مرد و عورت کا بے حجابانہ اختلاط اپنے اندر سخت فتنے کے احتمالات رکھتا ہے اور اسی لئے جہاں شریعت نے عورت کے وجود کو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے وہاں یہ بھی سختی کے ساتھ حکم دیا ہے کہ غیر مرد و عورت ایک دوسرے کے ساتھ ملنے میں پردہ کی ان ان شرائط کو ملحوظ رکھیں۔ ان شرائط میں سے خاص طور پر قابلِ ذکر یہ ہیں۔ کہ (الف) غیر مرد و عورت ایک دوسرے کی طرف آنکھیں اٹھا کر نہ دیکھیں۔ (ب) وہ ایک دوسرے کے ساتھ خلوت میں دوسروں سے علیحدہ ہو کر نہ ملیں اور (ج) ان کا جسم ایک دوسرے کے ساتھ نہ چھوئے۔ ان شرائط کے علاوہ شریعت نے اور کوئی خاص شرط پردہ کے متعلق نہیں لگائی۔ پس مَیں امید کرتا ہوں کہ تم ولایت میں پردے کی ان شرطوں کی پابندی اختیار کرو گے اور دل میں خدا سے دعا بھی کرتے رہو گے کہ وہ تمہیں ہر قسم کے شر اور فتنہ سے محفوظ رکھے۔ اللہ تمہارا حافظ و ناصر ہو۔"

(الفضل 31؍اکتوبر 1933ء)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اس بارے میں فرماتے ہیں:

"مومن عورتوں کے لئے حکم ہے کہ غضِّ بصر سے کام لیں اور آنکھیں نیچی رکھا کریں۔ اگر عورت اونچی نظر کر کے چلے گی تو ایسے مرد جن کے دلوں پر شیطان نے قبضہ کیا ہوا ہے وہ تو پھر ان عورتوں کے لئے مشکلات ہی پیدا کرتے رہیں گے۔ تو ہر عورت کو چاہئے کہ اپنے آپ کو اور اپنے خاندان کو بدنامی سے بچانے کے لئے، اللہ تعالیٰ کا جو حکم ہے غضِّ بصر کا، اس پر عمل کریں تا کہ کسی بھی قسم کی بدنامی کا باعث نہ ہوں۔ کیونکہ اس قسم کے مرد جن کے دلوں میں کجی ہو، شرارت ہو تو وہ بعض دفعہ ذرا سی بات کا بتنگڑ بنا لیتے ہیں اور پھر بلاوجہ کے تبصرے شروع ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو یہاں تک فرمایا تھا کہ اگر مخنّث آئے تو اس سے بھی پردہ کرو۔ ہو سکتا ہے کہ یہ باہر جا کر دوسرے مَردوں سے باتیں کرے اور اس طرح اشاعتِ فحش کا موجب ہو۔ تو دیکھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس حد تک پابندی لگائی ہے۔ کجا یہ کہ جوان مرد جن کے دل میں کیا کچھ ہے ہمیں نہیں پتہ، ان سے نظر میں نظر ڈال کر بات کی جائے یا دیکھا جائے۔ بلکہ یہ بھی حکم ہے کہ کسی مجبوری کی وجہ سے کسی مرد سے بات کرنے کی ضرورت پیش آجائے تو ایسا لہجہ ہونا چاہئے جس میں تھوڑی سی خفگی ہو، ترشی ہو تا کہ مرد کے دل میں کبھی کوئی برا خیال نہ پیدا ہو۔ تو اس حد تک سختی کا حکم ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 30؍جنوری 2004ء)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"ہم احمدی عورتوں کو کہتے ہیں کہ انہیں پردہ کرنا چاہئے اور مَیں بھی احمدی عورتوں کو یہی کہتا ہوں کہ وہ پردہ کریں اور اپنی عفّت و پاکیزگی کی حفاظت کریں۔ لیکن یہ بات یاد رہے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو پردہ کرنے کا حکم دینے سے پہلے مومن مَردوں کو حکم دیا ہے کہ وہ غَضِّ بصر سے کام لیتے ہوئے اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنے دل و دماغ کو ناپاک خیالات اور بُرے ارادوں سے پاک رکھیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر سورۃ النور آیت 31 میں فرمایا ہے کہ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ۔ مومنوں کو کہہ دے کہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں۔ یہ بات ان کے لئے زیادہ پاکیزگی کا موجب ہے۔ یقیناً اللہ، جو وہ کرتے ہیں، اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔ جبکہ مَردوں کو ظاہری طور پر اس طرح پردہ کا حکم نہیں ہے جس طرح عورتوں کو ہے۔ قرآن مجید واضح طور پر اس بات کا حکم دیتا ہے کہ مرد اپنی آنکھیں پاکیزہ رکھیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ عورتوں کی طرف شہوت کی نگاہ سے نہ دیکھیں اور اپنے دماغوں کو صاف رکھیں اور ہر ایسی بات سے دور رکھیں جن سے انسان بُرائی کی طرف مائل ہو سکتا ہے۔

یہ وہ پردہ ہے جس کا مَردوں کو حکم ہے اور جس سے معاشرہ برائی و بے حیائی اور خطرات سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ اسلام کی بیان فرمودہ کوئی بھی تعلیم سطحی اور بغیر حکمت کے نہیں۔ بلکہ اسلام کا ہر اصول انتہائی پُر حکمت اور مضبوط بنیادوں پر مشتمل ہے۔ چنانچہ مَردوں کے غَضِّ بصر سے کام لینے کے حکم سے اسلام ہمیں دراصل اپنے نفس پر قابو رکھنا سکھاتا ہے۔ کیونکہ عموماً نظر سے ہی مَردوں کے جذبات اور خواہشات ابھرتے ہیں۔ معاشرہ کو نامناسب باتوں اور برائیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے اسلام نے مَردوں اور عورتوں دونوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنی نظروں کو مخالف جنس کے سامنے جھکا کر رکھیں، یا ہر ایسی چیز سے اپنی نظروں کو بچا کر رکھیں جن سے ناجائز طور پر شہوانی خیالات پیدا ہونے کا اندیشہ ہو۔ یاد رکھیں! پاکبازی ایک خادم کا لازمی اخلاقی وصف ہے اس لئے آپ کو ہر ایسی چیز سے دُور رہنا ہے جو اسلام کی حیا سے متعلق تعلیمات کے منافی ہے۔ اگر آپ اس کام میں کامیاب ہو جائیں تو آپ حقیقت میں روحانی ترقیات حاصل کر سکتے ہیں۔"

(خطاب بر موقع نیشنل اجتماع خدام الاحمدیہ یوکے 26 ستمبر 2016ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان نصائح سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(بتعاون: مسز عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

✿✿✿✿